رَدِّ قادیانیّت

رسائل

- مولوی صدرالدّین گجراتیؒ
- محمّد رفیق باجوہ
- عزیزاحمد ٹھیکیدار چک جھمرہ
- شفیق مرزا
- عبدالرّحمٰن ڈیرہ غازیخان
- سبطِ نور
- ملک عزیزالرّحمٰن گجراتی
- طاہر رفیق اختر
- ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی
- عبدالرّب خان برہم

احتسابِ قادیانیّت

جلد ۶۰

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّۃ

حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4783486

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : احتساب قادیانیت جلد ساٹھ (۶۰)

مصنفین : مولوی صدرالدین گجراتی

محمد رفیق باجوہ

عزیز احمد ٹھیکیدار چک جمرہ

شفیق مرزا

عبدالرحمٰن ڈیرہ غازیخان

سبط نور

ملک عزیز الرحمٰن گجراتی

طاہر رفیق اختر

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی

عبدالرب خان برہم

صفحات : ۶۴۸

قیمت : ۴۰۰ روپے

مطبع : ناصر زین پریس لاہور

طبع اوّل : دسمبر ۲۰۱۴ء

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4783486

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

الذکر الحکیم نمبر ۴

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی

خط نمبر:ا

ڈاکٹر عبدالحکیم خان بنام غلام احمد قادیانی

حضرت مسیح الزمان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے تین ماہ کی رخصت استحقاقی کے لئے درخواست پیش کردی ہے۔آپ بھی دعا فرمائیں۔میری جدائی قادیان سے اس الہام کے بعد ہوئی تھی۔سال دیگر را کہ میداند حساب۔ تاکجا رفت آں کہ با ما بود یار!اور اب میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے وہ الہامات پورے ہوں۔

رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد

(تذکرہ ص۵۲۲)

رسید مژدہ کہ آں یار دل پسند آمد واللہ اعلم!

(تذکرہ ص۵۷۲)

اس وقت میں چند امور کی طرف جو نہایت ضروری ہیں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اوّل...... یہ کہ امت محمدیہ میں جو لوگ ہماری تکذیب کرنے اور ہمیں صریحاً کافر کہتے ہیں ان کے ساتھ تو بیشک نماز نہیں ہوسکتی۔مگر جو لوگ ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے ان تمام کو کافر نہ سمجھا جائے۔بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جائے اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ ہماری تبلیغ آسان اور وسیع ہوسکے۔

دوم...... یہ کہ جو تجویز انشراح صدر اور عالی ظرفی سے مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین نے شائع کی تھی کہ ریویو آف ریلیجز میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں اور خاص مضامین جو آپ کی ذات سے متعلق ہیں۔وہ ایک علیحدہ ضمیمہ میں شائع ہوجایا کریں۔اس سے ہمارے مشن کی تبلیغ بہت جاری اور عمدگی سے پھیل سکتی ہے اور قرآن مجید کی رو سے مدار نجات بھی اللہ پر ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔”ان الذین آمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین من امن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحاً فلھم اجرھم عند ربھم فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون“ جو لوگ مسلمان ہوگئے اور جو یہودی اور نصاریٰ اور آتش پرست یا ستارہ پرست وغیرہ ہیں جو کوئی اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتا اور اچھے عمل کرتا ہے ان کے واسطے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔پس ایسے لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور وہ غمگین ہوں گے۔

"وقالوا لن يدخل الجنة الا من كان هودً او نصارىٰ تلك امانيهم قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين "وہ کہتے ہیں بہشت میں اور کوئی شخص داخل نہ ہوسکے گا۔مگر وہی جو یہودی ہوگیا یا عیسائی یہ ان کی بے بنیاد آرزوئیں ہیں۔ان سے کہہ کہ تم اپنی دلیل پیش کرو۔اگر سچے ہو۔

"بلیٰ من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون "نہیں بلکہ (بہشت میں وہی داخل ہوگا) جو اپنے آپ کو اللہ کے قربان کردے اور نیکی کرنے والا ہو۔

ایک موقعہ پر اہل کتاب کو محض توحید کی طرف دعوت کی ہے۔"تعالوا الیٰ كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا تعبدا الا الله ولا نتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله" ایک کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔یعنی یہ کہ ہم اللہ کے سوائے اور کسی کی پرستش نہ کریں اور نہ بعض ہم میں سے بعض کو اللہ کے سوائے رب بنائیں۔

الغرض مدار نجات قرآن مجید نے توحید اور اعمال صالحہ کو رکھا ہے۔اسی مضمون کی مؤید اور صدہا آیات ہیں۔تین آیتیں میں اور نقل کرتا ہوں۔

"ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذالك لمن يشاء" بے شک اللہ شرک کو نہیں بخشتا۔مگر اس کے سوائے (اور تمام گناہوں کو) جس کے لئے چاہے بخش دیتا ہے۔

"واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ فان الجنت هى الماوىٰ "جو اپنے رب کے مقام سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کو ہوا وہوس سے روکتا ہے پس اس کا ٹھکانا بہشت ہے۔

"قد افلح من زكّها" تحقیق فلاح وہ پاتا ہے جو اپنے نفس کو پاک کرتا ہے۔

پس جب بنائے نجات توحید اور تزکیہ نفس ہوئی۔تو فروعات یا مؤیدات کی خاطر تمام دنیا کو اصل بناء سے محروم کرنا سخت غلطی ہے۔

سوئم...... آپ کا وجود خادم اسلام ہے نہ وجود اسلام۔پس اپنے وجود کی خاطر اصل اشاعت اسلام کو روکنا حکمت ودانائی کے خلاف ہے۔کیونکہ حکم ہے"وادع الىٰ سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة "اور حکم ہے۔"واتبعوا احسن ما انزل اليكم "جب اصل پر لوگ قائم ہوں گے تو فرع پر خود قائم ہوجائیں گے۔

ے

چہارم...... عام حکمت کا یہ قاعدہ ہے کہ پہلے بڑے امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ہلکی غذائیں دی جاتی اور قوی ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ بڑے امراض سے صحت ہو جاتی ہے۔ تب خفیف اور ضمنی امراض خود رفع ہو جاتے اور طبیعت معمولی غذاؤں کی خود متحمل ہوتی جاتی ہے۔ ایسا ہی اس وقت بہت سے سخت روحانی امراض پہلے ہوئے ہیں۔ جو وبائے عالمگیر کی طرح مسلمانوں کو اور عام خلائق کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس لئے ان کے حسب برداشت اور حسب خواہش پہلے ہلکی غذا دینی چاہئے اور اصل امراض کا علاج کرنا چاہئے۔ رفتہ رفتہ جب اور غذاؤں کی خواہش اور برداشت زیادہ ہوتی جائے۔ تب نئی نئی غذائیں دینی چاہئیں۔ یعنی پہلے اسلام کو عام صورتوں میں پیش کرنا چاہئے۔ رفتہ رفتہ علے قدر عقول الناس جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کا طریق رہا ہے۔ اس کے اسرار اور معارف پیش کرنے چاہئیں۔

پنجم...... محض ایک مسئلہ وفات مسیح اور آمد مسیح یا پیشین گوئیوں پر تمام زور خرچ کرنا اور باقی اجزائے اسلام کو نظر انداز کر دینا یا غیر ضروری وحقیر سمجھنا سخت نادانی، پست خیالی، تنگ ظرفی اور ضد وتعصب میں داخل ہے۔ اسلام ایک کامل جسم ہے۔ کوئی اس کا ناک کاٹ کر لئے پھرتا ہے۔ کوئی ٹانگ کو، کوئی دل کو، کوئی جگر کو، کوئی دماغ کو علیحدہ علیحدہ ٹکڑے پیش کرنے میں اس کی خوشنما صورت نظر نہیں آسکتی۔ بلکہ ایک مکروہ اور بدنما نظارہ ہو جاتا ہے۔ ”جعلوا القرآن عضین“ قرآن مجید کو بوٹی بوٹی کر دیا۔ اپنی اپنی بات پر اترانا ان تمام اختلافات اور فسادات کی بنیاد ہے۔ جنہوں نے اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کل فرقوں کو ہوا پرست اور نفس پرست بنا دیا۔ ”کل حزب بما لدیھم فرحون“ تمام فریق اپنی اپنی بات پر اتراتے ہیں۔ پس اگر احمدی جماعت بھی اسلام کا دل یا دماغ کاٹ کر علیحدہ لئے پھرے تو ایسی مکروہ اور فتنہ انگیز بات ہوگی جیسا کہ کسی انسان کا دل یا دماغ نکال کر لئے پھرنا۔

ششم...... محض پیشین گوئیوں یا نشانات کی بناء پر مرید ہو جانے سے تزکیہ نفس اور اصلاح عقائد واخلاق حاصل نہیں ہوسکتے۔ جیسے کہ عقیدت کے طور پر لاکھوں رنڈیاں، چور، ڈاکو، حرامکار اور خونی اسلام میں داخل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے معجزات کے...... قائل ہیں۔ مگر تزکیہ نفس اور معراج روحانی کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں۔ ایسا ہی ہزارہا لوگ برائے نام آپ کی بیعت میں داخل ہو گئے ہیں اور چونکہ ان کی تعلیم وتربیت اور اصلاح کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں اس لئے ان کی

کیا۔ جس میں حکم تھا۔" وادع الیٰ سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم"

دہم ...... تجویز خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی کے خلاف چونکہ مضامین اخبارات الحکم والبدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہ میری ناچیز تجاویز بھی ان میں شائع کرادیں۔ کیونکہ جب تک کسی معاملہ میں طرفین کے خیالات اور دلائل شائع نہ کئے جائیں اس وقت تک صحیح نتیجہ نکالنا ناممکن ہے۔

آخر میں یہ عرض ہے کہ میں اس قدر طول طویل عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا۔ اگر میں اپنی جماعت میں تزکیہ نفس، اصلاح اخلاق اور قرآنی تعلیم کی طرف سے سخت درجہ کی غفلت اور لاپرواہی نہ دیکھتا اور توہین قرآن واسلام کی اشاعت اخباروں میں نہ پڑھتا اور خالی باتوں اور دعوؤں اور یکسوئی جنوں کا رنگ ان کے اقوال اور افعال میں مشاہدہ نہ کرتا۔ نیز میری اس تحریک کے مؤید چند خوابات بھی ہوئے۔ ایک خواب میں کسی نے مجھے کہا یا میری زبان پر جاری ہوا۔" انا ارسلنك بالحق بشیراً ونذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم " ایک خواب میں میرا نام محمود رکھا گیا۔ وہ اس طرح ہے کہ یونیورسٹی کے کیلنڈر میں پاس شدہ طلباء کے نام شائع ہوئے ہیں۔ اس میں میرا نام ڈاکٹر عبدالحکیم خاں ایم. بی بہت سی تعریفوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اسی خواب میں میں نے اپنے چچا حشمت علی خاں مرحوم کو دیکھا اور ان سے میں نے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ مقام مجھے بھی دکھاؤ جب میں نے اس رجسٹر کو شروع سے کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ پہلے مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانوں میں پاس شدہ اشخاص کے نام ہیں اور تمام ناموں پر گاڑھی سبز دانہ دار سیاہی پھری ہوئی ہے۔ پھر اوراق پلٹنے کے بعد جب میرا نام نکلا تو میرا نام بجائے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں ایم. بی کے "محمود" تھا۔ پھر اور خوابات میں میرا نام سراج الحق اور عبدالحکیم بھی معلوم ہوا ہے۔ والسلام!

الراقم: خاکسار عبدالحکیم خاں ایم. بی اسسٹنٹ سرجن از پٹیالہ

خط نمبر:۲

مرزا قادیانی بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان

خان صاحب[۱] آپ کا خط میں نے بہت افسوس سے پڑھا۔ اس خط کے پڑھنے سے صرف یہی معلوم نہیں ہوتا کہ آپ ہمارے اس سلسلہ سے خارج ہیں بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ

---

[۱] شروع میں نہ بسم اللہ ہے نہ حمد نہ نعت نہ سلام علیک۔

آپ دین اسلام سے بھی منہ پھیر رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ہر ایک شخص جو یہود اور نصاریٰ اور دوسری قوموں سے اللہ پر ایمان لائے اور اپنے طور پر نیک عمل کرے تو نجات پانے کے لئے یہی عمل اس کے لئے کافی ہے۔ اگر ان آیات کے یہی معنی ہیں تو گویا آنحضرت ﷺ نے بڑی غلطی کی کہ دین اسلام کی دعوت کے لئے زمین میں خون کی نہریں[ل] چلادیں۔ کیا یہودی آپ کے قول کے موافق اللہ پر ایمان نہیں لائے تھے یا تمام عیسائی عیسیٰ پرستی میں ہی غرق تھے؟ خدا نے تو صاف فرمادیا ہے: "ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام دینا لن یقبل منه وھم فی الأخرة من الخاسرین "یعنی دین اسلام ہی ہے اور جو شخص بجز اسلام کے کسی اور دین کا خواہاں ہے وہ مردود ہے۔ مگر آپ کے قول کے موافق مومن بننے کے لئے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا شرط نہیں ہے۔ اگر ایک شخص آنحضرت ﷺ کا منکر ہے مگر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ نجات یافتہ ہے۔ یہ عقیدہ ایک "سخت گمراہ سید احمد خاں" کا تھا۔ جس کا آخری مقولہ یہ تھا کہ اگر عیسیٰ کو کوئی خدا بھی کہے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ عیسائی بھی ایسے ہی نجات یافتہ ہیں جیسے مسلمان۔ بلکہ بقول اس کے دہریہ بت پرست، سب نجات یافتہ ہیں اور جو آپ نے

[ل] آنحضرت ﷺ نے ایک جنگ بھی دعوت اسلام کے لئے نہیں کیا بلکہ حفاظت اسلام کے لئے تھا۔ جن اندفاعی جنگوں میں مجبوراً آپ کو شامل ہونا پڑا وہ محض اس نیت سے تھے کہ خداوند عالم کا عظمت وجلال دنیا میں قائم ہوجائے۔ تمام مشرکانہ اور بدرسومات مٹ جائیں اور ان کی بجائے توحید اور نیکی قائم ہوجائیں۔ آپ نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ جو یہود ونصاریٰ خداپرست اور نیک چلن ہیں۔ اگر مجھ کو نہیں مانیں گے تو وہ نجات نہیں پائیں گے۔ بلکہ ان کی یہی دعوت کی "تعالوا الیٰ کلمة سوآء بیننا وبینکم ان لا تعبدو الا اللہ ولا اشرك به شیا "ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہیں۔ یعنی ہم اللہ کے سوائے اور کسی کی عبادت نہیں کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور فرمایا: "من قال لا الـه الا اللہ فدخل الجنة "اور فرمایا: "ولو انهم اقامو التورات والانجیل وما انزل الیهم من ربهم لا کلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم "اگر وہ لوگ تورات اور انجیل کو قائم کریں اور ان صحیفوں کو جو ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل ہوئے تو ان کو اوپر سے رزق ملے اور پاؤں کے نیچے سے بھی۔ (یعنی آسمانی اور زمینی رزق ملیں) اور فرمایا: "بلیٰ من اسلم وجهه للہ وهو محسن فله اجره عند ربه "بلکہ جو اپنے آپ کو اللہ کے قربان کردے اور نیکی کرنے والا ہو۔ اس کے واسطے اس کے رب کے پاس اجر ہے۔ الغرض تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے اور توحید وتزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمد پر ایمان لانے کو یا مسیح پر اگر کہیں کہا ہو تو وہ آیت بتلائی ہوتی...... آنحضرت ﷺ نے جو بڑے سے بڑا خطاب یا عہدہ اپنے لئے شائع کیا "عبدہ ورسولہ" ہے نہ کہ مدار نجات۔ آپ کی طرح آنحضرت ﷺ نے کہیں نہیں فرمایا کہ عام دنیا میں جس قدر موحد، خداپرست اور نیک بندے ہیں وہ سب کے جہنمی ہیں۔ جب تک مجھ پر ایمان نہ لائیں۔

میری جماعت پر تہمت لگائی ہے کہ وہ ایسے[1] ہی بے عمل ہیں جیسے دوسرے، یہ آپ نے سخت ظلم کیا۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ ہماری تھوڑی سی جماعت میں ہزارہا ایسے آدمی موجود ہیں جو متقی اور نیک طبع اور خداتعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور ہے کہ یہ جو ہم نے ''دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق'' کیا ہے۔ اوّل تو خداتعالیٰ کے حکم[2] سے تھا نہ اپنی طرف سے اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور ان کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ''عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں۔ جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔'' اسی وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔ چونکہ آپ محض نام سے ہماری بیعت میں داخل ہوئے تھے اور حقیقت سے سراسر بے خبر اس لئے آپ کو نہ یہ معلوم ہے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں اور اللہ کس کا نام ہے اور نہ یہ خبر کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ اس لئے آپ کو سخت لغزش اور لغزش بھی ایسی کہ ارتداد تک پہنچ گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں۔ اگر ایک مرتد ہو جائے تو اس کی عوض میں ہزارہا لے آئے گا۔ آپ کا خط اخبار میں شائع کرنے کے لائق نہیں۔ بلکہ ایک ایک حرف اس کا رد کرنے کے لائق ہے۔ جو خداتعالیٰ کے سلسلہ سے ایسا مخالف ہے جیسا کہ روح القدس کا مخالف اور آپ نے ''جو الہام ذکر کئے ہیں یہ سب شیطانی ہیں'' اور آپ کو خداتعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور جلد توبہ کرنا چاہئے کہ موت کا کچھ بھی اعتبار نہیں اور خدا کے سلسلہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ بجز اس کے کہ اپنا خاتمہ بد کر لیں اور نامرادی کی موت سے مریں اور آپ کا یہ کہنا کہ فطرتی ایمان کافی ہے۔ نشانوں کی ضرورت نہیں۔ آپ کو یاد رہے کہ فطرتی ایمان ایک لعنتی چیز ہے۔ جب تک اس کو نشانوں سے قوت نہ ملے۔

خاکسار: مرزا غلام احمد قادیانی!

۱؎ یہ تہمت نہیں واقعی امر ہے۔ آپ مختلف شہروں اور مقامات میں پھر کر ملاحظہ فرماویں اور ان کے چلن اور رسومات کی تحقیق کریں۔ پھر دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ کر کے معلوم کریں کہ کس قدر تفاوت ہے۔ قادیان میں بیٹھے ہوئے ان کے اندرونی حالات کیسے معلوم ہو سکتے ہیں۔

۲؎ براہ کرم اس حکم کے الفاظ تو درج فرمائے ہوتے۔ تاکہ معلوم ہو جاتا کہ وہ حکم خاص منکرین وملحدین کے لئے ہے یا بلا استثناء تمام امت محمدیہ مرحومہ کے واسطے وہ قرآن اور ربوبیت عامہ کے موافق ہے یا مخالف۔ میرے خط کا جواب تو بطور اعلان شائع فرما دیا گیا۔ مگر کوئی خط ساتھ ہی شائع نہ فرمایا تاکہ کسی کو غور کرنے کا موقعہ مل جاتا کہ دراصل وہ گالیاں ہیں یا عظمت وجلال باری تعالیٰ کی وکالت اور پردہ وحمایت۔ (بقیہ حاشیہ نمبر۳ و۴ اگلے صفحہ پر)

خط نمبر:۳

ڈاکٹر عبدالحکیم خان بنام مرزا قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

"نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ واعوذ باللہ من الشیطان الرجیم"

حضرت مسیح الزماں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں علیٰ وجہ البصیرت کامل یقین سے جانتا ہوں کہ تمام کمالات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ رب العالمین ہے۔ اس کی ربوبیت نے ہر انسان وحیوان کے واسطے اس کے مطابق حال جسمانی وروحانی رزق ہر جگہ مہیا کیا ہے۔ "ھو ربّ کل شیٔ ۰ ربّ السمٰوٰت والارض" وہ الرحمٰن ہے۔ اس کی رحمانیت نے تمام حیوانات اور انسانوں کو ان کے مطابق حال اعضاء دیئے اور ان سے کام لینا سکھایا اور ہر قسم کی ضروری تعلیمیں اور قابلیتیں ان کی فطرتوں میں ودیعت رکھیں۔ "ھدینٰہ السبیل امّا شاکراً وامّا کفوراً" وہ الرحیم ہے۔ اس کی رحمت کی تعریف اس نے خود یہ کی ہے۔ "وسعت رحمتی کل شیٔ ۰ سبقت رحمتی علیٰ غضبی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک لمن یشاء" اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ "لہ اسلم من فی السمٰوٰت والارض طوعاً وکرھاً والیہ یرجعون" اس کی عام تعریف یہ ہے۔ "من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحاً" دوسرے الفاظ میں اس کی یہ تعریف ہے۔ "بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن" حسب ارشاد الٰہی آنحضرت ﷺ

۳؎ اگر فطرت لغتی چیز جو خداداد قوتوں اور قابلیتوں کا نام ہے تو پھر وہ کون سی قابلیتیں ہیں جو انسان کی رہبر اور رہنما ہوسکتی ہیں؟

۴؎ میں نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ نشانوں کی ضرورت نہیں بلکہ یہ کہا ہے کہ اصل رہبر انسان کے لئے علوم حقہ اور فطرتی استعداد ہیں نہ کہ نشانات۔ نشانات سے علوم پیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ مفید یا مؤید ایمان ہوتے ہیں۔ ایسا ہی جابجا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ "وان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بھا" پہلے بھی میں آیات پیش کر چکا ہوں۔ مگر افسوس کہ آپ آیات سے اعراض کر کے اس کے مضمون کو میرا قول بتلا دیتے ہیں۔ یہ تو ایک موٹی سی بات ہے کہ نشانات خارجی ہیں۔ جب تک ان کی قدر اور قبولیت کے واسطے ہمارے اندر علم یا فطری استعداد موجود نہ ہو اس وقت تک وہ کسی کام کے نہیں۔ مثلاً جب تک ہماری فطرت میں غذا کی ضرورت ہو اس کی قبولیت کی طاقت موجود نہ ہو اس وقت تک کوئی غذا کسی کام کی نہیں۔ ایسا ہی آیت ذیل سے ظاہر ہے۔ "ولو اننا نزّلنا علیھم الملائکۃ وکلّمھم الموتیٰ وحشرنا علیھم الملائکۃ کل شیٔ قبلاً ما کانوا لیؤمنوا الّا ان یشاء اللہ" پھر تعجب ہے کہ آپ فطرت اللہ کو لعنت بتلاتے ہیں اور قرآنی آیات سے صاف اعراض کرتے ہیں۔ گویا کہ وہ لغو ہیں۔

نصاریٰ کو دعوت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "قل تعالو الیٰ کلمة سوآءٍ بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللّٰہ و لا نشرک بہ شیئًا و لا نتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللّٰہ" محمد مصطفیٰ ﷺ سید المرسلین خاتم النّبیین اور رحمۃ اللعالمین ہیں جو شخص عمداً ان کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ شقی اور بد بخت ہے۔ ہاں جن لوگوں پر آپ کی تبلیغ نہیں ہوئی یا جو نقص علم یا نقص فہم سے نہ ضد اور تعصب کی رو سے غافل، مخالف ہیں۔ ان کی نسبت قرآن مجید یہ فرماتا ہے: "وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً ۔ لا یکلّف اللّٰہ نفساً الا وسعھا" جو اصول اللہ کریم کی ربوبیت و رحمانیت عامہ اور رحمت واسعہ کے منافی ہوں میں اس کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ نہ ایسی کسی بات کو مان سکتا ہوں جو قرآن مجید کی آیات بیّنات کے صریح معنوں کے خلاف ہو۔ ہر الہام اور وحی جو قرآنی بیّنات کے مخالف ہو وہ بلا شک شیطانی ہے۔ متشابہات سے اپنے خیال کی تائید کرنا اور بیّنات کو رد کرنا بیشک شیطانی حرکت ہے۔ میں آپ کو "مسیح الزمان مانتا ہوں" اور جو لوگ جماعت میں مولوی نور الدین کا نمونہ ہیں اور قرآن مجید کے ہر ارشاد پر علے التناسب عامل ہیں۔ واجب التعظیم اور واجب الاطاعت سمجھتا ہوں۔ لیکن جو لوگ قرآن مجید کے خلاف چلتے یا کسی ایک حصہ کو ہی تحریف کر کے توحید و رسالت محمدی کی تحقیر کرتے ہیں ان کا میں مخالف ہوں + ہر امر میں استمساک بالقرآن اور استمساک بالفطرت جو دو مرایائے متقابلہ کے طور پر ہیں عین حکمت اور عین رشد و سعادت سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو نہایت وسیع اور غیر محدود مانتا ہوں اور دیکھ رہا ہوں وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہے اور چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی میری ہمدردی اور رہنمائی کرتی ہے اور سینکڑوں معاملات کی خبر مجھے قبل از وقت ملتی اور صحیح ثابت ہوتی ہے۔ اس جگہ پر محض دو خوابات نموناً عرض کرتا ہوں۔

اوّل...... ایک مولوی محمد حسن بیگ میرے خالہ زاد بھائی تھے۔ حضور کے سخت مخالف تھے۔ ان کی نسبت خواب میں مجھے معلوم ہوا کہ اگر وہ مسیح الزمان کی مخالفت پر اڑا رہا تو پلیگ سے ہلاک ہو جائے گا۔ اس کی سکونت بھی شہر سے باہر ایک کشادہ صاف ہوادار مکان میں تھی۔ یہ خواب میں نے اس کے حقیقی بھائی اور چچا اور دیگر عزیزوں کو سنا دیا تھا۔ ایک سال بعد وہ پلیگ سے ہی فوت ہوا۔ پھر اس کے بعد خواب میں مجھے معلوم ہوا کہ پلیگ کیسی ہی شدت سے پھیلے مگر تو پلیگ سے فوت نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

اور ایک خواب میں دیکھا کہ چند لوگ ایک نعش کو لئے پھر رہے ہیں اور مولوی عبداللہ خان صاحب کو دیکھا۔ میں نے ان سے کہا عیسیٰ تو مر گیا اور جو آنے والا تھا وہ آ گیا اب نعش کو کیوں لئے پھرتے ہیں۔

الغرض میں خداوند عالم کے غیر متناہی کمالات اور محامد اور اس کی غیر محدود ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کو...... کسی انسان کے تابع نہیں مان سکتا۔ ایسا ماننا بدیہی نظر میں باطل ہے۔ میرے پہلے خط کی چونکہ میرے پاس کوئی نقل نہیں۔ اس لئے عرض پرواز ہوں کہ وہ واپس عنایت فرمادیا جائے تاکہ میں اس پر غور کرسکوں کہ اس میں وہ کیا الفاظ ہیں۔ جن پر آپ کو اس قدر غصہ ہوا کہ میری مدت العمر کی بے ریا اور مخلصانہ اور صادقانہ خدمات کو خاک میں ملا دیا اور فطرت اللہ کو لعنت قرار دے دیا۔ والسلام!

خاکسار: عبدالحکیم خان!

مورخہ ۲۷؍مارچ ۱۹۰۶ء

خط نمبر:۴

مرزا قادیانی بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

''نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم''

خان صاحب! آپ کا عنایت نامہ مجھ کو ملا۔ افسوس کہ آپ دو غلطیوں میں مبتلا ہیں:

۱...... اوّل یہ کہ آپ عیسائیوں وغیرہ کو باوجود اس کے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مکذب[۱] ہوں۔ ناجی یعنی نجات یافتہ فرقے قرار دیتے ہیں۔ اس صورت میں آپ کے نزدیک کسی مسلمان کا عیسائی ہو جانا کوئی گناہ کی بات نہیں۔ کیونکہ وہاں بھی نجات موجود ہے اور پھر عیسائی ہونے کی حالت میں عیسائیوں کے مذہب کے موافق شراب پینا اور دوسرے طریق فسق وفجور اختیار کرنا آپ کے نزدیک سب روا ہیں۔ پھر گویا آنحضرت ﷺ کا تمام جدجہد اور اس قدر ہنگامہ کہ زمین[۲] خون سے بھر گئی تھی۔ وہ آپ کے نزدیک سب غلطیاں تھیں۔

۱؎ میں نے جو کچھ کہا اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ آیات قرآنی پیش کی ہیں۔ اگر وہ باطل ہیں یا میری پیش کردہ معانی باطل ہیں تو اس کا ثبوت کیا ہے۔

۲؎ زمین خون سے نہیں بھری بلکہ ملک عرب بھی خون سے نہیں بھرا۔ بلکہ مکہ اور مدینہ بھی خون سے نہیں بھرے۔ ہاں! مجبوراً جس قدر جنگ آنحضرت ﷺ کو پیش آئے وہ حفاظت اسلام اور مذہبی آزادی کے واسطے تھے نہ کہ اپنا سکہ جمانے کے واسطے۔ جیسا کہ تمام قرآن کریم سے صاف طور پر ظاہر ہے اور چند آیات پیش کر چکا ہوں۔ مگر آپ کی طرف سے ان کا کوئی جواب نہیں۔ بلکہ صاف اعراض ہے۔ قرآنی حقائق کے خلاف اس قدر جوش تعجب ہے۔